تخلیق آدم اور قرآن: ایک تحقیقی جائزہ

Creation of Adam and Quran: A research overview

فریدہ کاکڑ[i]　　ڈاکٹر مفتی محمد التماس خان[ii]

Abstract

Adam is the first human being on Earth. Qur'an says, when Allah (God) said to Angels that he was going to create a successor on Earth, the Angels asked Allah whether the human would cause bloodshed and damage, but Allah told them that He knew what they did not know. Allah created Adam from clay and breathed life into Him. According to Hadith that He was named Adam after the clay. After the creation of Adam when God asked all the angels and Iblees to prostrate before Adam, they all obeyed, except Iblees. He said, "I am made from fire, when Adam is from clay. I am better than him. I am not going to prostrate before him." So this research paper describes the creation of Hazrat Adam according to Quran and Hadith, that who is Adam? And what is the meaning of Adam? What is the purpose of birth of Adam? What created from? How to create Him?

Key Words: *Adam, Angels, Bloodshed, Clay, Iblees.*

لفظ آدم کی تحقیق:

أَ دَمَ (فعل) أدَمَ ، يأ دمُ ، أَ دْماً فهو آدِم۔

قرآن میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ کا نام سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۳۱ میں آیا ہے۔اور قرآن میں لفظ آدم پچیس مرتبہ آیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا۔)[۱]

۲۔ (قَالَ يٰآدَمُ اَنْبِئهُمْ بِاَسْمآ ءِہِمْ ۔) [۲]

۳۔(وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئکۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْاالَّااِبْلِيْسَ ۔) [۳]

۴۔ (وَ قُلْنَا يٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔) [۴]

۵۔(فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِہٖ کَلِمٰت۔) [۵]

---

[i] ۔ لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ سردار بہادر خان ویمنز یونیورسٹی بلوچستان، کوئٹہ

[ii] ۔ لیکچرار، شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور۔

۶۔(اِنَّ اللہ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰن۔) [6]

۷۔ (اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَاللہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ۔) [7]

۸۔(وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَق ۔) [8]

۹۔ (وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ لاسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْس ۔) [9]

۱۰۔ (وَیٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔) [10]

۱۱۔ (یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ۔)[11]

۱۲۔ (یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ ۔) [12]

۱۳۔ (یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُ وْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَکُلِّ مَسْجِدٍ ۔) [13]

۱۴۔(یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْ تِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ۔) [14]

۱۵۔(وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِن م بَنِیْٓ اٰدَمَ۔) [15]

۱۶۔ (وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئکۃِ اسْجُدُوْ الِاٰدَ مَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآاِبْلِیْسَ ۔) [16]

۱۷۔ (وَ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَ مَ ۔) [17]

۱۸۔(وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئکۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَ مَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ۔) [18]

۱۹۔ (اُولٰٓئِکَ الَّذِ یْنَ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُ رِیۃِ اٰدَ مَ ۔) [19]

۲۰۔ (وَ لَقَدْ عَہِدْنَآ اِلآی اٰدَمَ۔) [20]

۲۱۔ (وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئکۃِ ا سْجُدُوْا لِاٰدَ مَ فَسَجَدُوْٓا اِ لَّآ اِبْلِیْسَ ۔)[21]

۲۲۔(فَقُلْنَا یٰٓاٰدَ مُ اِنَّ ھٰذَا عَدُ وٌّ لَّکَ وَ لِزَوْجِکَ۔)[22]

۲۳۔(قَالَ یٰٓاٰدَمُ ھَلْ اَدُ لُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ ۔) [23]

۲۴۔(وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ۔) [24]

۲۵۔ (اَلَمْ اَعْہَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُواالشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُ وٌّ مُّبِیْنٌ۔) [25]

قرآن پاک کی وہ آیات جس میں حضرت آدمؑ کی طرف اشارہ کیا گیاہیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔(وَاِذْ قَالَ رَ بُّکَ لِلْمَلآئکۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً)۔[26]

۲۔(ذُرِّيَّةً م بَعْضُهَا مِنْ م بَعْضٍ ط وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ''۔) ۲۷

۳۔(وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔) ۲۸

۴۔(هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔) ۲۹

لغت کے اعتبار سے لفظ آدم کے کئی معنی ہیں جیسے معجم المعانی میں ہے:

(أصلح ووفّق و ألّف بينهما ففى الحديث انظُرْ إليها فانّهُ أحرى أنْ يُؤْدَمَ بينكما ۔) ۳۰

(ترجمہ: ان کے درمیان درستگی پیدا کی، اور موافقت پیدا کی، اور ان کے درمیان الفت پیدا کی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے انصاری صحابی سے کہا" یہ زیادہ بہتر ہے تمہارے درمیان موافقت اور الفت پیدا کرنے کے لئے")

امام الجوہری" الصحاح" میں لکھتے ہیں کہ:

(الادم :جمع الاديم ،و قد يجمع على آدمة و ربما سمى وجه الارض أديما ۔) ۳۱

(ترجمہ: ادم ادیم کی جمع ہے، اور اس کی جمع آدمۃ بھی آتی ہے، سطح زمین بھی ادیم کہلاتی ہے۔)

آدم "فی قاموس معانی الاسماء"

(الرجل المخلوق من التربة الحمراء، او من الصلصال ،او من اديم الارض ، و قد خلقه الله من طين لازب، من حما مسنون،و سماهُ آدم لانه خلق من أ ديم الارضِ۔) ۳۲

(ترجمہ: آدم کا مطلب ہے سرخ مٹی سے بنا آدمی، یا کھنکتی مٹی سے، یا سطح زمین سے، اور اللہ نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے تخلیق کیا، یا سنے ہوے گارے سے، اور ان کا نام آدم رکھا اس لئے کہ ان کو سطح زمین سے تخلیق کیا۔۔)

اسی طرح قرآن حکیم میں ارشاد الہیٰ ہیں:

(ترجمہ: اور بنایا ہم نے آدمی کو کھنکھناتے سنے ہوئے گارے سے۔)۳۳

امام قرطبیؒ "تفسیر قرطبیؒ" میں لکھتے ہیں کہ: (آدم کے مادہ اشتقاق میں اختلاف ہے، یہ ادمۃ الارض و ادیمھا سے نکلا ہے جس کے معنی زمین کی سطح ہے ،انسان اس سے پیدا ہوا اس لیے اس کا یہ نام رکھا۔ ضحاک نے کہا یہ الادمۃ سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب گندمی رنگ ہے، نضر نے کہا اس سے مراد سفید رنگ ہے آدمؑ سفید تھے اور یہ عربوں کے اس قول سے ماخوذ ہے ناقۃ ادماء جب اونٹنی سفید ہو۔ امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ ادیم الارض سے مشتق ہے، آدم کو آدم اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ زمین کی سطح سے پیدا کیا گیا ہے۔)۳۴

آدم: مادہ "ا-د-م" ہے ا د ة کے معنی ہیں قرابت، موافقت، گندمی رنگ، مل جل کر رہنے کی صلاحیت یا خود میل جول۔ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفاصیل آئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم انسانیت کا تمثیلی نمائندہ خود آدمی تھا۔

(قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا۔ ۳۵ آدم سے کہہ دیا گیا کہ تم سب کے سب یہاں (جنتی معاشرہ) سے نکل جا۔)

مذکورہ بالا معانی سے یہ معلوم ہوا کہ آدم کے معنی سطح زمین سے پیدا کیا ہوا آدمی، سرخ مٹی سے پیدا ہوا آدمی، چھپکتی مٹی سے پیدا کیا آدمی وغیرہ۔ یعنی اللہ پاک نے مٹی کے کھنکھتی ہوئی گارے سے ایک انسان پیدا کیا جن کا نام ان معانی کی بنا پر آدم رکھا۔ اس کے علاوہ اس کے معنی موافقت اور میل جول کا بھی ہے اسی لیے آدم سے ساری دنیا کی تخلیق کی اور سب نے باہم مل جل رہنے کی مثال قائم کی۔

آدم کی پیدائش:

آدمؑ کی تخلیق آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد ہوئی۔ مگر عرصہ معلوم نہیں ہے۔ اور آپ کی تخلیق جنات اور شیطن کی تخلیق کے بعد ہوئی۔

حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا، حدیث میں آتا ہے:

(عن ابی هريره قال اخذ رسول الله ﷺ بيدى فقال : خلق الله عزوجل ،التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد ، وخلق الشجر يوم الاثنين ، وخلق المكروة يوم الثلاثاء، وخلق النور يوم الاربعاء،و بث فيها الدواب يوم الخميس ، وخلق آدم عليه السلام بعد العصر من يوم الجمعة فى آخر الخلق فى آخر ساعة من ساعات الجمعة فيما بين العصر الى اليل ۔) ۳۶

(''ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ عزوجل نے مٹی کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پھیلا دیا اور سب مخلوقات کے آخر میں آدمؑ کو جمعہ کے دن عصر کے بعد سے لے کر رات تک کے درمیان جمعہ (کے دن) کی آخری ساعتوں میں سے کسی ساعت میں پیدا فرمایا۔'')

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آدمؑ زمین سے چھ دن بعد ساتویں دن پیدا کئے گئے، اور قرآن میں چھ دن کا ذکر ہے۔ اس حوالے سے قاضی ثناءاللہ بیان کرتے ہیں جس جمعہ کو حضرت آدمؑ پیدا کئے گئے، یہ وہی جمعہ ہے جو زمین کے پیدا کرنے کے بعد آیا تھا، ممکن ہے کہ وہ جمعہ اور ہو جو مدتوں کے بعد آیا ہو اور اگر تاویل نہ کی جائے گی تو یہ لازم آتا ہے کہ آسمان اور زمین وغیرہ سات روز کے اندر پیدا ہوئے ہیں حالانکہ قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے گئے ہیں۔ ۳۷

خدا نے ادم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تاکہ شیطان انسان پر بڑائی نہ جتلائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے بشر بنایا، وہ جمعہ کے دن کی مقدار سے چالیس سال تک مٹی کا جسم رہا۔ پھر ملائکہ اس کے پاس سے گزرے تو وہ اسے ڈر گئے۔ جب انہوں نے اسے دیکھا سب سے زیادہ ڈرنے والا ابلیس تھا وہ اس کے ارد گرد سے گزرتا تھا تو مارتا تھا، جسم سے آواز پیدا ہوتی تھی جس طرح ٹھیکری سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا من صلصالٍ کالفخار ۳۸

مٹی کی نوعیت:

(اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلآ ئکۃِ اِنِّیْ خَالِق'' م بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ.) ۳۹

اللہ پاک نے فرمایا کہ طین یعنی کیچڑ سے ایک بشر پیدا کروں گا۔ بشر کے متعلق محمد عاشق الہیٰ تفسیر انوار لبیان میں لکھتے ہیں کہ بشر کے معنی ہے ایسی کھال والی چیز جو بالوں سے چھپی ہوئی نہ ہو، دوسرے جو حیوانات ہیں ان کے جسم پر بال ہوتے ہیں جس سے ان کا بدن ڈھکا رہتا ہیں لیکن انسان کے سر اور اس کے داڑھی کے علاوہ اور کسی جگہ عام طور سے بڑے بڑے بال نہیں ہوتے کپڑا نہ پہنے تو کھال نظر آتی ہے۔ ۴۰

(مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ۔) ۴۱

تفسیر مظہری میں قاضی صاحب لکھتے ہیں: گارے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مورتی بنا کر مکہ اور طائف کے درمیان چالیس برس تک بغیر روح کے ڈال رکھی تھی۔ پھر (پتلا بنانے سے) ایک سو بیس برس کے بعد اللہ نے آدمؑ کو (زندہ) بنایا۔ ۴۲

قرآن میں اللہ پاک نے سورۂ مؤمن میں ذکر کیا، تراب (مٹی) سے پیدا کیا، سورۂ ص میں فرمایا کہ طین (کیچڑ) سے پیدا فرمایا اور یہاں سورۂ حجر میں کہ صلصال بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور ساتھ ہی من حما مسنون بھی فرمائی حما کالے رنگ کی کیچڑ اور مسنون سڑی چیز جس میں پڑے پڑے تغیر آگیا ہو اور بدبو پیدا ہو گئی ہو اور سورۂ رحمن میں فرمایا (اللہ نے انسانً کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا) پانی ملانے سے پہلے یہ تراب تھی پانی ملا دیا گیا تو کیچڑ ہو گئی یہ کیچڑ ایک زمانہ تک پڑی رہی تو سڑ گئی اور کالی ہو گئی پھر اس سے حضرت آدمؑ کا پتلا بنایا گیا وہ پتلا سوکھ گیا تو وہ ٹھینکرہ کی طرح بجنے والی چیز بن گیا۔ ۴۳

(ابی موسی اشعری قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھامن جمیع الارض فجاء منھم الاحمرُ و الابیضُ والاسودُ و بین ذالک و السھل و الحزن والخبیث والطیب۔) ۴۴

(فرمایا رسول خدا ﷺ نے بیشک خدا نے پیدا کیا آدمؑ کو ایک مٹھی سے لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدمؑ کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔)

تفسیر مظہری میں ہیں کہ جب حق تعالیٰ ملائکہ سے یہ فرما چکا انی اعلم تو حضرت آدم کو ادیم زمین یعنی روئے زمین سے پیدا کیا یعنی زمین سے تمام اقسام کی مٹیاں لے کر اسے مختلف پانیوں سے گوندھا پھر ہموار کر کے روح پھونک دی۔۔۔۔ فخر عالم نے فرمایا الل نے آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا کیا اور س مٹی کو تمام روئے زمین کی مٹیوں سے لیا اسی وجہ سے اولاد آدم میں کوئی سرخ، کوئی گورا، کوئی بین بین، کوئی نرم خو، کوئی ترش رو، کوئی ناپاک، بدطنیت، کوئی پاکیزہ منش ہوتا ہے۔ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ تمام زمین سے مٹی لینے میں یہ حکمت ہے کہ سب قسم کی استعداد اس میں جمع ہو جائے۔ ۴۵

آدمؑ کے جسم میں روح کا داخل ہونا:

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ جب آدمؑ میں روح پھونکی تو سب سے پہلے آدمؑ کے سر میں داخل ہوئی تو آدم نے چھینک ماری۔ فرشتوں نے اسے کہا الحمد للہ، آدم نے کہا: الحمد للہ! رب نے فرمایا: رحمک ربک (تیرا رب تجھ پر رحم فرمائے) روح آدمؑ کی آنکھوں میں پہنچی تو آدمؑ نے جنت کے پھلوں کو دیکھا۔ جب روح آدم کے پیٹ میں داخل ہوئی تو آدم کو کھانے کا شوق ہوا۔ پس وہ روح قدموں تک پہنچنے سے پہلے جلدی کرتے ہوئے جنت کے پھلوں کی طرف لپکے۔ ۴۶

پھر فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا لیکن شیطان منکر ہو گیا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ط اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۔) [47]

پھر آدمؑ بیٹھ گئے اور انہیں چھینک آئی جس پر انہوں نے الحمد اللہ کہا اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: تیرا رب تجھ پر رحم کریں" اور حکم دیا کہ اے آدم فرشتوں کے پاس آئے اور السلام علیکم کہا جس کے جواب میں فرشتوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اولاد کا بوقت ملاقات سلام ہے۔" [48]

(عن ابی ھریرہ عن النبی ﷺ قال : خلق اللہ آدم و طُلُہُ ستّون ذراعاً،ثم قال :اذھب فسلم علی أُ و لئک من الملائکۃِ فاستمع ما یُحیونک ،تحیّتُک وتحیّۃُ ذُ ریّتِک۔فقال السلام علیکم فقالو :السلام علیک و رحمۃ اللہ فزادہُ : ورحمۃ اللہ فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃِ آدم ۔فلم یزَلِ الخلقُ ینقص حتی الآن۔) [49]

ملائکہ کا اعتراض:

(وَاِذْ قَالَ رَ بُّکَ للملآئکۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ ’’فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط قَالُوْآ اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔) [50]

ملائکہ کو کیسے پتہ تھا کہ انسان زمین میں فساد اور خونریزی پیدا کرے گا اس کے متعلق مفتی شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں۔ جنات پر قیاس کیا یا اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا دیا تھا یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا۔ یا سمجھ گئے کہ حاکم و خلیفہ کی ضرورت جب ہی ہو گی جب ظلم و فساد ہو گا یا حضرت آدمؑ کے قالب کو دیکھ کر بطور قیافہ سمجھ گئے ہوں۔ [51]

آدمؑ کی فضیلت علم:

(وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ لا فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ [52]

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ ا لْحَکِیْمِ۔قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ لا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لا وَاَعْلَمُ ماَ تُبْدُوْنَ وَ مَا کُنْتُمْ تکتُمُوْنَ۔) [53]

آدمؑ کو سجدہ کرنے کی نوعیت:

اس سجدے کے متعلق امام جصاص قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر دراصل فرشتوں نے اللہ کی اطاعت کی تھی۔ اللہ ہی نے حضرت آدمؑ کو مسجود ملائکہ ہونے کا اعزاز بخشا تھا۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کو فرشتوں کا سجدہ دراصل اللہ کی عبادت اور حضرت آدمؑ کے لیے اعزاز اور ان کے حق میں تحیت کی صورت تھی۔ [54]

فرشتوں کا حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کے بارے میں مولانا ثناء اللہ امر تسری تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں کہ یہ سجدہ سجدہ عبادت نہیں تھا بلکہ محض ان معنی میں تھا جیسے کسی سردار یا نواب کو ماتحت ایک خاص وقت میں حاضر ہو کر سلام کیا کرے جس سے اس سردار کی رفعت اور ماتحتوں کی وفاداری کا ثبوت ہوتا ہے جو شیطان کو پسند نہ آیا۔۵۵

(قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ.قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ.قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ.) ۵۶

سورۃ الحجر میں ہے کہ

(اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔)۵۷ (ترجمہ: مقررہ وقت کے دن تک۔)

ابن جریر لکھتے ہیں:

(قال ابلیس ُربِّ فاذاً خرجتنی من السماوات و لعنتنی ،فاخرنی الی یوم تبعثُ خلقکَ من قبورهم ،فتحشرهم لموقف القیامۃ ،قال اللہ لہ : فانک ممن اخرٌ هلاکہ الی یوم الوقت المعلوم لهلاک جمیعِ خلقی ،و ذالک حین لا یبقی علی الارض من بنی آدمَ دیارٌ۔ ۵۸

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَا طَكَ الْمُسْتَقِيْمَ .ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ م بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَ هُمْ شٰكِرِيْنَ. قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُ وْمًامَّدْحُوْرًا ط لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَءَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔) ۵۹

صراطک المستقیم، سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت ہے کہ:

(قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان الشیطان قعد لابن آدم با۔طرقِہ فقعدَ لہ بطریق الاسلام فقال تسلم وَتذَرُ دینک و دین آبائک و اباءِ ابیک فعصاہُ فاسلم ثم قعد لہ بطریق الہجرۃ فقال تهاجرُ و تدعُ ارضک و سماءَک و انما مثل المهاجر کمثل الفرس فی الطِوَل فعصاہُ فهاجر ثم قعد لہُ بطریق الجهاد فقال تجاهدُ فهو جهدُ النفس و المالِ فتقاتلُ فتُ قَ تلُ فتُنکحُ المرأ ۃُ ق یقسم المالُ فعصاہُ فجاهد فقال رسول اللہ ﷺ فمن فعل ذالک کان حقاً علی اللہ عزو جل ان یدخلہ الجنۃ ومن قُتِلَ کان حقاً علی اللہ عز وجل ان ید خلہُ الجمنۃ وان غرق کان حقا علی اللہ ان یدخلہُ الجنۃ او و قصتہُ دابّتہُ کان حقاً علی اللہ ان یدخلہُ الجنۃَ۔) ۶۰

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان بیٹھتا ہے راستوں پر انسان کے پھر روکتا ہے اس کو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اس کو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادوں کے دین کو پھر نہیں سنتا آدمی اس کی بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اس کو ہجرت کے رستے سے اور کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے لم دوڑ میں پھر انکار کرتا ہے اس کی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے پھر روکتا ہے اس کو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے تو لڑے گا اور مارا جائے گا پھر نکاح کر دیں گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لیں گے تیرا مال پھر نہیں سنتا انسان اس کی بات اور جہاد کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جس نے کئے یہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اس کو بہشت میں اگر وہ مارا جائے یا اگر گرا دے اس کو اس کی سواری یا مر جائے ڈوب کر تو بھی حق ہے اللہ پر کہ لے جائے اس کو بہشت میں۔)

حضرت حوا کی پیدائش:

حضرت آدمؑ کو ملائکہ کا سجدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کا سیر کرایا اور جنت میں داخل کر دیا تاکہ مسرور اور خوش رہے۔اس کے بعد آدمؑ پر اونگھ طاری کر دی گئی، جب آپ نیند سے بیدار ہوئے اور حوا کو اپنے پہلو میں دیکھا تو فرمایا" یہ میرا گوشت، میرا خون اور میری بیوی ہے۔"تو ان سے آپؑ کو راحت اور سکون حاصل ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کی بیوی بنا دیا اور آپ کے اپنے نفس ہی سے آپ کے لیے تسکین کا سامان پیدا فرما دیا۔ ۶۰ تو آپ سے ہم کلام ہوتے ہوئے فرمایا:

(یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّۃَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔) ۶۱

(پھر ہلا دیا ان کو شیطان نے اس جگہ سے پھر نکالا ان کو اس عزت و راحت سے کہ جس میں تھے، اور ہم نے کہا تم سب اترو تم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا ہے اور نفع اٹھانا ایک وقت تک۔) ۶۲

(فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔) ۶۳

نتائج:

قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آدمؑ کی تخلیق آسمان، زمین، جنات اور شیاطین کی تخلیق کے بعد ہوئی۔آدمؑ کو سڑی ہوئی ، بجتی ہوئی، بدبودار اور کالی مٹی سے تخلیق کیا۔آپ کی تخلیق پر ملائکہ نے اعتراض کیا مگر اللہ نے ملائکہ اور آدم دونوں سے امتحان لیا جس میں حضرت آدمؑ کامیاب ہوئے۔غرض یہ کہ علم کی بناء پر حضرت آدمؑ کو فوقیت دی گئی۔ تخلیق کے بعد فرشتوں نے اللہ کے حکم کی عدولی کرتے ہوئے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا مگر شیطان نے کبر کر کے انکار کیا اور ملعون ہو گئے۔اور آدمؑ سے حضرت حوا کو پیدا کیا اس طرح ایک مرد اور ایک عورت سے اللہ پاک نے باقی مخلوق پیدا کیا۔

حوالہ جات

۱۔ البقرہ، ۲ :۳۱

۲۔ البقرہ، ۲: ۳۳

۳۔ البقرہ، ۲: ۳۴

۴۔ البقرہ، ۲: ۳۵

۵۔ البقرہ،۲ :۳۷

۶۔ آل عمران،۳ : ۳۳

۷۔ آل عمران،۳ :۵۹

۸۔ مائدہ،۵ :۲۷

۹۔ الاعراف،۷: ۱۱

۱۰۔ الاعراف،۷ :۱۹

۱۱۔ الاعراف،۷ :۲۶

۱۲۔ الاعراف،۷ :۲۷

۱۳۔ الاعراف،۷ :۳۱

۱۴۔ الاعراف،۷ :۳۵

۱۵۔ الاعراف،۷: ۱۷۲

۱۶۔ بنی اسرائیل،۱۷ :۶۱

۱۷۔ بنی اسرایئل،۱۷: ۷۰

۱۸۔ الکھف،۱۸ :۵۰

۱۹۔ مریم،۱۹ :۵۸

۲۰۔ طٰہٰ،۲۰ :۱۱۵

۲۱۔ طٰہٰ،۲۰ :۱۱۶

۲۲۔ طٰہٰ،۲۰ :۱۱۷

۲۳۔ طٰہٰ،۲۰ : ۱۲۰

۲۴۔ طٰہٰ، ۲۰: ۱۲۱

۲۵۔ یٰسین، ۳۲ :۶۰

۲۶۔ البقرہ، ۲ :۳۰

۲۷۔ آل عمران، ۳ :۳۴

۲۸۔ الاعراف، ۷ :۱۲

۲۹۔ الاعراف، ۷ :۱۸۹

۳۰۔ معجم المعانی

۳۱۔ امام الجوہری، الصحاح

۳۲۔ فی قاموس معانی الاسماء

۳۳۔ الحجر، ۱۵ :۲۶

۳۴۔ قرطبیؒ، محمد بن ابو بکر، ابو عبداللہ، تفسیر قرطبیؒ، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ج ۱، ص ۲۹۳

۳۵۔ البقرہ، ۲: ۳۸

۳۶۔ مسلم بن حجاج، القشیری، مترجم، محمد یحیٰ سلطان، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب ابتداء الخلق، وخلق آدم علیہ السلام، ح ۷۰۵۴

۳۷۔ پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، کراچی دار الاشاعت، سن ندارد، ج ۱، ص ۷۶

۳۸۔ الرحمن، ۵۵: ۱۴

۳۹۔ ص، ۳۸: ۷۱

۴۰۔ محمد عاشق الٰہیؒ، انوار البیان، کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۰۶ء، ج ۴، ص ۵۸۶

۴۱۔ الحجر،۱۵: ۲۸۔۱۲۹

۴۲۔ پانی پتی، قاضی ثناءاللہ، تفسیر مظہری، کراچی دارالاشاعت، سن ندارد، ج ۱۲، ص ۱۵۱

۴۳۔ محمد عاشق الہیٰ، انوار البیان، کراچی، دارالاشاعت، ۲۰۰۶ء، ج ۳، ص ۲۰۵

۴۴۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، ج ۲، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ البقرۃ

۴۵۔ پانی پتی، قاضی ثناءاللہ، تفسیر مظہری، کراچی دارالاشاعت، سن ندارد، ج ۱، ص ۷۸

۴۶۔ قرطبیؒ، محمد بن ابو بکر، ابو عبداللہ، تفسیر قرطبیؒ، لاہور، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ج ۱، ص ۲۹۴

۴۷۔ اَلْبَقَرَۃ ۲: ۳۴

۴۸۔ طبری، محمد بن جریر، ابو جعفر، تاریخ طبری، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۴ء، ج ۱، ص ۷۱

۴۹۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء۔ باب و قول اللہ تعالیٰ: واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ، ح ۳۳۲۶

۵۰۔ اَلْبَقَرَۃ ۲: ۳۰

۵۱۔ عثمانی، شبیر احمد، علامہ، تفسیر عثمانی، کراچی، دارالاشاعت، ۲۰۰۷ء، ج ۱، ص ۶۵

۵۲۔ اَلْبَقَرَۃ ۲: ۳۱

۵۳۔ اَلْبَقَرَۃ ۲: ۳۲۔۳۳

۵۴۔ الرازی، الجصاص، احمد بن علی، تفسیر احکام القرآن، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، 1999ء، ج ۱، ص

۵۵۔ امرتسری، ثناءاللہ، مولانا، تفسیر ثنائی، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۵۰

۵۶۔ اَلْاَعْرَاف، ۷: ۱۲۔۱۵

۵۷۔ الحجر ۱۵: ۳۸

۵۸۔ طبری، ابن جریر، تفسیر طبری جامع البیان عن تاویل ای القرآن، مرکز البحوث، والدراسات العربیہ والاسلامیۃ، ج ۴، ص ۶۸

۵۹۔ الأعراف، ۷: ۱۶۔۱۸

۶۰۔ نسائی، ابوعبدالرحمن، سنن نسائی، تاب الجہاد، باب لمن اسلم وھاجر وجاھد، ح ۳۱۳۸

۶۱۔ اَلْبَقَرَة، ۲: ۳۵

۶۲۔ اَلْبَقَرَة، ۲: ۳۶

۶۳۔ اَلْبَقَرَة، ۲: ۳۷